از مولانا ابو البیان ۔ پشاور یونیورسٹی

علامہ مرتضیٰ الزبیدی

دینی شخصیتوں میں نمایاں حیثیت ایسے حضرات کی ہے جو علم کے مختلف شعبوں پر عبور رکھتے تھے۔ ایسے اصحاب میں سے ایک علامہ مرتضیٰ الزبیدی تھے۔ جو بیک وقت فقیہہ بھی تھے اور محدث بھی۔ نحوی بھی تھے اور اصولی بھی۔ نثر نگار بھی تھے۔ اور شعر بھی کہتے تھے۔ احادیث اور علم الانساب میں بھی ید طولیٰ رکھتے تھے۔ اور علم لغت کے تو امام تھے۔

ان کا پورا نام محب الدین ابو الفیض محمد بن عبد الرزاق المعروف بہ سید مرتضیٰ الحسینی الزبیدی تھا۔ ۱۱۴۵ھ میں ہندوستان کے مشہور شہر بلگرام میں پیدا ہوئے۔ اسی وجہ سے بلگرامی بھی کہلاتے۔

بلگرام ہندوستان کے ضلع ہردوئی کا ایک بہت پرانا قصبہ ہے۔ اس شہر نے بہت سی عظیم شخصیتیں پیدا کی ہیں اور دینی شخصیتوں کے اعتبار سے تو یہ قصبہ ہمیشہ سرسبز و شاداب رہ چکا ہے۔ ابو الفضل نے لکھا ہے کہ یہاں کے باشندے زیادہ تر ذہین اور موسیقی کے بڑے اچھے مبصر ہیں۔

پہلے پہل یہاں ٹھٹھیرے آباد تھے جنہیں قنوج کے حملہ آور راجپوتوں نے نکال باہر کیا۔ مغل دور حکومت میں بھی بلگرام قنوج کی سرکار کا ایک پرگنہ تھا۔ ہندوستان پر سلطان محمود غزنوی کے حملوں کے دوران ۴۰۹ھ ۱۰۱۸ء میں قاضی محمد یوسف العثمانی المدنی الکازرونی نے اس شہر کو فتح کیا۔ غزنوی سلطنت کے زوال کے بعد مقامی ہندوؤں نے بلگرام کے مسلمان حکمران کو مار بھگایا۔ اور قصبے پر دوبارہ قبضہ کر لیا۔ لیکن سلطان شمس الدین التمش کے دور حکومت میں ابو الفرح واسطی کے ایک سربراہ راست جانشین سید محمد صغروی نے ۶۱۴ھ ۱۲۱۷ء میں ایک مضبوط شاہی دستے کے ساتھ بلگرام پر حملہ کیا۔ اور راجہ سری کو شکست دی جس کے نام پر یہ قصبہ سری نگر کہلانے لگا تھا۔ اور اس شہر پر مسلمانوں کا دوبارہ قبضہ ہوا۔ ۹۴۸ھ ۱۵۴۱ء میں یہاں ہمایوں اور شیر شاہ سوری کی فوجوں کے درمیان ایک زبردست معرکہ ہوا۔ جس میں ہمایوں کی فوجوں نے شکست کھائی۔ ۱۰۰۲ھ میں اکبر نے شراب اور دیگر منشیات کی فروخت کو ایک فرمان کے ذریعے ممنوع قرار دیا۔

سادات بلگرام نے جو اپنے حریف عثمانی اور فرشوری شیوخ پر ہر میدان میں سبقت لے گئے تھے۔ تاریخ میں

مصنفین ۔علماء۔شعراء اور مدبرین کی حیثیت سے ناموری حاصل کی۔ان میں مندرجہ ذیل زیادہ مشہور ہیں ۔

۱۔ عبدالواحد بلگرامی ، مصنف سبع سنابل ۔

۲۔ عبدالجلیل بلگرامی ۔ ان کا بیٹا محمد جس کا تخلص شاعر تھا ۔

۳۔ میر غلام علی آزاد بلگرامی (م ۱۲۰۰ھ) ۔ مصنف ۔خزانہ عامرہ (بہ زبان فارسی) اس میں شعراء فارسی کے حالات تھے

۲۔ سرو آزاد (فارسی) اس میں شعراء فارسی و ہندی کا تذکرہ ہے ۔

۳۔ مآثر الکرام (فارسی) علماء اور صوفیاء کے تراجم ہیں ۔

ان کے علاوہ قصائد غرا اور سبحۃ المرجان آپ کی تصنیفات ہیں ۔

۴۔ امیر حیدر آزاد بلگرامی کے پوتے اور سوانح اکبری کے مصنف ہیں ۔

۵ ۔ سید علی بلگرامی ،جنہوں نے مشہور فرانسیسی محقق ڈاکٹر لیبان کی عالمانہ کتاب کا ترجمہ "تمدن عرب" کیا ہے ۔

۶ ۔ عماد الملک سید حسین بلگرامی کے برادر اکبر ۔ یہ پہلے ہندوستانی مسلمان تھے جنہیں ۱۹۰۷ء میں سیکرٹری آف سٹیٹ فار انڈیا کی کونسل کا ممبر نامزد کیا گیا ۔   دائرہ معارف اسلامیہ ج ۴ ص ۳۴۸

آباؤ اجداد عراق کے مشہور شہر واسط کے رہنے والے تھے ۔آپ نے چونکہ کافی عرصہ زبید (یمن) میں گذارا ۔اس لئے الزبیدی کے نام سے مشہور ہوئے ۔ زبید ۔ تہامہ یمن کا ایک شہر ہے ۔یہ اس شاہراہ پر واقع ہے جو یمن کے مرتفع علاقوں اور بحر احمر کے مابین ساحل سمندر سے کوئی میل ہٹ کر مکے سے عدن کو جاتی ہے ۔اس حصے میں چونکہ پانی کی بہم رسانی زیادہ بہتر ہے ۔ لہٰذا ملک کا یہ حصہ کاشت کے لئے موزوں ہے ۔

خود زبید شہر کے متصل دو وادیاں (ندیاں) بہتی ہیں ۔یعنی شمال میں وادی رماء اور جنوب میں وادی زبید جس سے اس شہر کا نام ماخوذ ہے ۔ اس کا پہلا نام الحبیب تھا ۔تہامہ کے باقی حصوں کے برعکس یہ علاقہ کھجور کے باغوں کے لئے مشہور ہے ۔ یہاں تھوڑا بہت اناج ،نیل اور مختلف قسم کی جڑی بوٹیاں پیدا ہوتی ہیں ۔زبید کی کھالیں بھی مشہور ہیں ۔ الفقیہہ اور دوسرے چھوٹے چھوٹے مقامات کے ساتھ یہ شہر یارچہ بافی کا بھی اہم مرکز ہے ۔اہل علم و فضل کا گہوارہ اور قدیم تعلیمی مرکز ہے ۔   دائرہ معارف اسلامیہ ج دہم ص ۴۴۸

آپ مسلکاً حنفی تھے ۔بلکہ حنفی مسلک کے پرزور حامی اور وکیل تھے ۔

ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں بلگرام میں حاصل کی ۔ اور افضل المتاخرین شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (م ۱۱۷۶ھ) اور علامہ محمد فاخر بن یحییٰ الہ آبادی المعروف بہ الزائر (م ۱۱۶۴ھ) سے شرف تلمذ حاصل کیا ۔

مزید علم حاصل کرنے کے لئے مختلف سفر کئے ۔تقریباً تین سو اساتذہ سے استفادہ کیا جن کے نام برنامجہ میں مذکور ہیں ۔کئی مرتبہ حج کیا ۔جہاں شیخ عبداللہ ابن محمد السندی (م ۱۱۹۴ھ) شیخ عمر ابن احمد بن عقیل المکی اور عبداللہ

السقاف وغیرہ علماء سے ملاقات ہوگئی۔ ۱۱۶۳ھ میں غالباً پہلی مرتبہ آپ مکہ مکرمہ تشریف لے گئے تو وہاں پر سید عبدالرحمن العیدروس (م ۱۱۹۲ھ) اور شیخ عبداللہ میرغنی الطائفی (م ۱۲۰۷ھ) سے ملاقات ہوگئی۔ وجیہہ الدین ابوالمراحم سید عبدالرحمن العیدروس سے "مختصر السعد" پڑھا۔ کافی مدت آپ کے ہاں قیام کیا۔ آپ نے علامہ کو خرقہ پہنایا۔ مرویات اور مسموعات کی اجازت بھی دی۔

ایک مرتبہ شیخ نے مصر کے علماء۔ امراء اور ادباء کی ایسی تعریف کی کہ جس سے علامہ کے دل میں مصر جانے کا شوق پیدا ہوا چنانچہ ۹ صفر ۱۱۶۷ھ کو رخت سفر باندھ کر مصر تشریف لے گئے۔ وہاں پہنچ کر "خان الصاغہ" میں اقامت اختیار کی مصر کے علماء میں سے سید علی المقدسی الحنفی پہلے عالم ہیں جن سے آپ نے فیض حاصل کیا۔ نیز اس وقت کے چیدہ چیدہ علماء کے درسی حلقوں میں شرکت کی۔ مثلاً شیخ احمد الملوی (م ۱۱۸۱ھ) احمد بن حسن الجوہری (م ۱۱۸۲ھ) شمس الدین الحنفی (م ۱۱۷۶ھ) محمد بن عمر البلیدی (م ۱۱۷۶ھ) حسن ابن علی مشہور بہ المدابغی (م ۱۱۷۰ھ) وغیرہم اور ان سے اجازت حاصل کی۔ نیز ان سب حضرات نے آپ کے تبحر علمی۔ حاضر دماغی اور فصاحت کا اعتراف کیا۔ عوام و خواص میں خوب شہرت حاصل کی اور جاہ و عزت پیدا کی۔

تین مرتبہ صعید کا سفر کیا۔ وہاں کے علماء کی زیارت کی شیخ العرب ہمام نے آپ کا خوب اکرام کیا۔ دمیاط۔ رشید اور المنصورہ بھی تشریف لے گئے۔ وہاں کے علماء اور مشائخ نے بھی خوب آؤ بھگت کی۔ قرب و جوار کے جتنے علماء اور اہل سلوک تھے ان کی زیارت سے بھی مشرف ہوئے۔ قبلیہ اور بحریہ کے علاقوں کا سفر کیا۔ اور ان اسفار کے متعلق کچھ سفرنامے لکھے۔ جو نظم و نثر میں لطائف۔ محاورات اور مدائح پر مشتمل ہیں۔

۱۱۸۹ھ کے اوائل میں قاہرہ کے علاقہ سویقۃ اللالا میں سکونت اختیار کی۔ وہاں کے علماء نے خوب اکرام کیا۔ ہدیے اور نذرانے پیش کئے۔ یہاں پر آپ نے وعظ کا سلسلہ شروع کیا۔ اور بہت جلد اس علاقے میں آپ کا چرچا شروع ہونے لگا۔ چاروں طرف سے عوام اور خواص آپ کی زیارت کے لئے آنے شروع ہوئے۔ چونکہ آپ پردیسی تھے اور وضع قطع مصری علماء کا نہیں تھا۔ نیز ترکی۔ فارسی اور گرجی زبان بھی جانتے تھے اس لئے لوگوں نے آپ کی دل کھول کر مالی اعانت کی۔

لوگ آپ سے حدیث کا درس لینے لگے۔ آپ حدیث مسلسل بالاولیۃ سنا کر اس کی سند حاضرین کا سماع لکھ کر تحریری اجازت دیتے تھے۔ ایک مرتبہ علماء ازہر میں سے چند علماء آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اجازت طلب کی۔ آپ نے فرمایا "بنیادی کتابوں کا مطالعہ بہت ضروری ہے"۔ چنانچہ انہوں نے فیصلہ کیا کہ آپ سے تنہائی میں صحیح بخاری پڑھیں۔ اس درس میں بہت سے علماء مثلاً شیخ موسیٰ الشیخونی جو مسجد کے اور کتابوں کے انچارج تھے بھی شریک ہوتے تھے جب لوگوں کو پتہ لگا کہ ازہر کے علماء اور خصوصاً شیخ احمد السجاعی (م ۱۱۹۰ھ)

شیخ مصطفےٰ المطائی (م ۱۱۹۲ھ) اور شیخ سلیمان الحریثی معروف بہ الاکراشی (م ۱۱۹۹ھ) بھی آپ سے استفادہ حاصل کرنے لگے ہیں۔ تو آپ کی عزت اور شہرت میں اور بھی اضافہ ہو گیا۔ اور گرد و نواح کے لوگ آپ کے ہاں جمع ہونے لگے۔ اور معانی کی تشریح آپ سے کروانے لگے۔ پس آپ روایت سے درایت کی طرف آ گئے۔ اور مجمع میں روز بروز اضافہ ہوتا چلا گیا۔ آپ درس میں شریک ہونے والوں کو صحیح بخاری کا کچھ حصہ روایت کر کے اور سند کے رواۃ یا زبانی دہرایا کرتے تھے۔ اور اس کے بعد ابیات بھی موضوع سے متعلق سنایا کرتے تھے۔ لوگ حیران ہوتے اور کہا کرتے تھے کہ ایسا تو ہم نے اس سے پہلے مصری مدرسین کو کبھی نہیں سنا۔

اس درس کے علاوہ مسجد حنفی میں ایک اور درس کا بھی اہتمام کیا اور مقررہ دنوں کے علاوہ دوسرے دنوں میں بعد از نماز عصر "الشمائل" پڑھانے لگے جس کی وجہ سے شہرت میں مزید اضافہ ہوا۔ پڑھانے کا طریقہ چونکہ نرالا تھا اور مصری علماء کے طرز پر نہیں تھا۔ اس لئے لوگ بڑی تعداد میں شرکت کیا کرتے اور خوب دلچسپی لیا کرتے تھے۔ علاقے کے متمول اور مشہور لوگ آپ کو اپنے گھروں میں درس دینے کے لئے بلاتے تھے۔ جب آپ کسی کی قیام گاہ پر درس دینے کے لئے تشریف لے جاتے تو ساتھ چند خاص طلباء۔ مقری مستملی اور کاتب لے جاتے۔ درس کے وقت آپ کے سامنے عنبر، عود اور لوبان کے جلانے کا بھی اہتمام ہوتا تھا۔ درس کے آخر میں حسب قاعدہ درود شریف پڑھتے تھے۔ اور تمام سامعین حتیٰ کہ معصوم بچے اور بچیوں تک کے نام دن اور تاریخ لکھتے اور نیچے اپنا دستخط ثبت کرتے تھے۔

۱۱۹۱ھ میں عبدالرزاق آفندی روم سے مصر تشریف لائے۔ یہ اپنے علاقے کے بڑے رئیس تھے جب انہوں نے آپ کی تعریف سنی تو ملاقات کے لئے حاضر ہوتے۔ آپ سے اجازت لی اور مقامات حریری کا درس آپ سے لینے لگے۔ آپ مقامات کے لغوی معنی سمجھاتے تھے۔

ایک مرتبہ محمد پاشا آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور پہلی ہی ملاقات میں آپ سے بے حد متاثر ہوتے اور آپ کی کفالت کا ذمہ لیا۔ آپ کے تبحر علمی کا اب بین الاقوامی سطح پر چرچا ہونے لگا۔ اور دور دراز ممالک میں بھی خاص مقبولیت حاصل کی۔ مختلف ممالک سے خطوط آنے شروع ہوئے۔ تحفے تحائف اور قیمتی سامان سے بھرے ہوئے صندوق آپ کی خدمت میں پیش کئے گئے۔ ترک۔ حجاز۔ ہند۔ یمن۔ شام۔ بصرہ۔ عراق۔ سوڈان۔ فزان اور الجزائر کے سربراہوں کی طرف سے خطوط اور وفود آنے شروع ہوئے۔ اور ہر ملک والے نے اپنے ملک کی خاص چیز تحفۃً پیش کی۔ حاکم فزان نے ایک عجیب چیز جس کی شکل بھیڑ کی طرح اور سر بچھڑے کا تھا۔ آپ کی خدمت میں بھیجا جس کو آپ نے سلطان عبدالحمید کی اولاد کو ہدیہ کر دیا۔

اہل مغرب میں تو آپ کی شہرت اتنی پھیلی کہ پورے مغرب میں یہ بات ہر ایک کی زبان پر تھی کہ جو حج کرنے

گیا۔ اور مرتضیٰ الزبیدی کی زیارت نہ کی۔ تو گویا اس نے حج ہی نہیں کیا۔ چنانچہ ایام حج میں آپ کی قیام گاہ کے سامنے لوگوں کا ایک بڑا ہجوم رہتا تھا۔ اور ہر ایک کے پاس ایک خط ہوتا جس آدمی کو خط کا جواب تحریری شکل میں ملتا تو وہ اس کا تعویذ بنا کر اپنے پاس محفوظ رکھتا۔ اور اسے حج کی قبولیت کی نشانی سمجھتا۔ نیز یہ بھی اعتقاد رکھتا تھا کہ میرا خاتمہ حسن ایمان کے ساتھ ہو گا۔ اور جسے جواب نہ ملتا تو وہ تادم زیست حسرت اور افسوس کرتا تھا۔ اور لوگ اسے ملامت کرتے تھے۔

۱۱۹۶ھ میں آپ کی رفیقہ حیات فوت ہو گئی۔ آپ نے اس کی جدائی پر اشعار بھی لکھے۔ چند اشعار نمونے کے طور پر پیش کئے جاتے ہیں۔

مضت فمضت عني بها كل لذة　　　تقر بها عيناي فانقطعا معاً

وہ چلی گئی تو اس کے ساتھ ہی ساری لذتیں ختم ہو گئیں

لقد شربت كأساً سنشرب كلنا　　　كما شربت لم يجد عن ذاك مدفعاً

اس نے موت کا پیالہ پی لیا اور ہم سب عنقریب اسے پئیں گے　　　جیسا کہ اس نے پی لیا اور اس سے کسی کو مخلص نہیں

فمن مبلغ صحبي بمكة انني　　　لكيت فلم اترك لعيني مدمعاً

پس میرے ساتھیوں میں سے مکہ کون یہ پیغام پہنچا　　　کہ میں اتنا رویا کہ آنکھوں میں ایک قطرہ آنسو نہ رہا

غالباً اس صدمے کا آپ پر یہ اثر ہوا کہ آپ نے گوشہ نشینی اختیار کر لی۔ اور اپنے گھر کا دروازہ بند کر کے معتکف ہو گئے اور تحفے تحائف کا سلسلہ بھی بند کر دیا۔

شعبان ۱۲۰۵ھ میں بعد از نماز جمعہ آپ پر طاعون کا ایسا شدید حملہ ہوا جس کی وجہ سے اتوار کے دن آپ اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ نے اپنے پیچھے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔

آپ کا جسم کمزور، سنہری رنگ۔ گھنی داڑھی اور بارعب تھی۔ ہمیشہ عمدہ کپڑے پہنتے تھے۔ اور ہشاش بشاش رہتے تھے۔

تصانیف۔ آپ کی ایک سو سے زیادہ تصنیفات ہیں۔ لیکن بقول بروکلمن صرف تیس کتابیں دستیاب ہیں۔ ان میں سے بعض مخطوطے ہیں اور بعض مطبوعے۔

۱۔ اتحاف السادۃ المتقین بشرح اسرار احیاء علوم الدین۔ مطبوعہ مطبع المینیہ قاہرہ نے ۱۳۱۱ھ میں دس ضخیم جلدوں میں شائع کی ہے۔ اور فاس (مراکش) میں (۱۳۰۲-۰۴) تک تیرہ جلدوں میں طبع کیا ہے۔

۲۔ تاج العروس فی شرح القاموس۔ فن لغت میں ایک معرکۃ الآرا تصنیف ہے۔ دس ضخیم جلدوں میں ہے۔ ۱۳۰۶ھ میں

پہلی مرتبہ بولاق (مصر) میں چھپی ہے۔ چودہ سال اور دو مہینے میں پایۂ تکمیل تک پہنچی۔
یوسف الیان سرکیس نے معجم المطبوعات العربیہ المعربہ جلد دہم ص ۱۷۲۶ پر لکھا ہے۔ کہ پہلی پانچ جلدیں مطبع الوھبیہ نے ۷-۱۲۸۶ھ میں شائع کی۔ پھر مکمل طور پر دس جلدوں میں مطبع الخیریہ نے ۷-۱۳۰۶ھ میں شائع کی۔

مندرجہ ذیل علماء نے نظم و نثر میں اس پر تقاریظ لکھی ہیں۔
۱۔ شیخ عبدالرحمان العیدروس ۱۱۹۲ھ۔ ۲۔ شیخ حسن الجداوی ۱۲۰۲ھ۔ ۳۔ شیخ عطیہ الاجہوری ۱۱۹۰ھ۔ ۴۔ شیخ علیسیٰ البداوی ۱۱۸۲ھ۔ ۵۔ شیخ محمد بن ابراہیم العوفی ۱۱۹۱ھ۔ ۶۔ شیخ حسن الہواری ۱۲۱۰ھ۔ ۷۔ شیخ علی بن الصالح الشاوری ۱۱۸۵ھ۔ ۸۔ شیخ محمد الخربتاوی ۱۲۰۷ھ۔ ۹۔ شیخ علی صعیدی ۱۱۸۹ھ۔ ۱۰۔ شیخ احمد الدردیر ۱۲۰۱ھ۔ ۱۱۔ شیخ علی القناوی ۱۱۹۸ھ۔ ۱۲۔ شیخ محمد البغدادی مشہور بہ السویدی وغیرہم

۳۔ عقود الجواہر المنیفہ فی ادلۃ مذہب الامام ابی حنیفہ۔ مطبوعہ مصر ۱۲۹۲ھ مذہب امام ابوحنیفہ کے مسائل کی حدیثوں سے تائید کی گئی ہے۔ احناف کے نزدیک یہ ایک لاجواب کتاب ہے اور دو حصوں پر مشتمل ہے پہلے حصے میں ایمانیات اور دوسرے میں عبادات ہیں۔ اسلامیہ کالج پشاور کی لائبریری میں ایک نسخہ موجود ہے۔ ۴۔ تنبیہ العارف البصیر علی اسرار حزب الکبیر۔ یہ ابوالحسن الشاذلی کے حزب البر کی شرح ہے مصر میں شائع ہوئی۔
۵۔ نشوۃ الارتیاح فی بیان حقیقۃ المیسر والقداح۔ مطبوعہ ۱۳۰۳ھ لیدن قاہرہ میں موجود ہے۔
۶۔ بلغۃ الاریب فی مصطلح آثار الحبیب۔ مطبوعہ مصر ۱۳۲۶ھ۔ ۷۔ کشف اللثام عن آداب الایمان والاسلام۔
۸۔ الفیۃ السند مخطوطہ۔ ۹۔ مختصر العین مخطوطہ لغت کے بارے میں ہے۔ ۱۰۔ التکملۃ والصلۃ۔ مخطوطہ دو ضخیم جلدوں میں ہے۔ ۱۱۔ ایضاح المدارک بالافصاح عن العواتک۔ مخطوطہ۔ ۱۲۔ عقد الجمال فی بیان شعب الایمان۔ مخطوطہ۔ یہ ایک رسالہ ہے۔ ۱۳۔ تحفۃ القماعیل۔ مخطوطہ۔ شیخ العرب اسماعیل کی مدح میں لکھا ہے۔ قاہرہ میں موجود ہے۔ ۱۴۔ تحقیق الوسائل لمعرفۃ المکاتبات والرسائل۔ مخطوطہ۔ ۱۵۔ جودۃ الاقتباس فی نسب بنی عباس۔ مخطوطہ ۱۶۔ حکمت الاشراق الی کتاب الآفاق۔ مخطوطہ۔ قاہرہ میں موجود ہے۔ ۱۷۔ الروض المعطار فی نسب السادات آل جعفر الطیار۔ مخطوطہ قاہرہ میں موجود ہے۔ ۱۸۔ مزیل نقاب الخفاء عن کُنی سادتنا بنی الوفا۔ مخطوطہ۔ قاہرہ میں موجود ہے۔ ۱۹۔ سفینۃ النجات المحتویہ علی بضاعۃ مزجاۃ من الفوائد المنتقاۃ۔ مخطوطہ۔ ۲۰۔ غایۃ الابتہاج لمقتضی اسانید مسلم بن الحجاج۔ مخطوطہ۔ ۲۱۔ عقد اللآلی المتناثرۃ فی حفظ الاحادیث المتواترہ۔ مخطوطہ۔ ۲۲۔ العقد المکلل بالجواہر الثمین۔ ۲۳۔ شرح الصدر فی شرح اسماء اہل بدر۔ ۲۴۔ زہر الاکمام المنشق عن جیوب الالہام بشرح صیغۃ سیدی عبدالسلام۔ ۲۵۔ رشفۃ المدام المختوم البکری۔ ۲۶۔ قول المبثوت فی تحقیق لفظ التابوت۔ ۲۷۔ معجم شیوخہ۔ مخطوطہ۔ ۲۸۔ دفع الشکوی وترویح القلوب فی ذکر ملوک بنی ایوب۔ ۲۹۔ معدنۃ الاخوان فی شجرۃ

الدخان - ۳۰ - لقط اللآلی من جوہر الغالی - یہ استاد الحفنی کی اسانید ہیں جس کی اجازت ۱۱۶۷ھ میں ملی جب کہ اسی سال آپ مصر آئے تھے - ۳۱ - المربی الکابلی فیمن روی عن الشمس البابلی - قاہرہ میں یہ نسخہ موجود ہے - ۳۲ - المقاعد المندیہ فی المشاہد النقشبندیہ -

ان کے علاوہ مندرجہ ذیل پانچ کتابیں آصفیہ لائبریری حیدر آباد میں موجود ہیں -

۱ - برنامجہ - ۲ - اسانید الطرق الثلاثۃ - ۳ - الامالی الحنفیہ ایک جلد میں - ۴ - الامالی الشیخونیہ - دو جلدوں میں - ۵ - تخریج احادیث خیر الانام

مآخذ

۱ - تاریخ کامل لابن اثیر الجزری - حاشیہ عبدالرحمٰن الجبوتی جلد پنجم ص ۱۰۰

۲ - الاعلام - خیر الدین الزرکلی جلد ہفتم ص ۲۹۷

۳ - بروکلمن ۶۹۶، ۶۲۰، ۳۹۸: ۲: S: ۳۷۱: ۲ - ۴ - فہرست الخزانۃ التیموریہ ۳: ۱۱۸

۵ - معجم المطبوعات العربیہ العربیہ - یوسف الیان سرکیس جلد دہم ص ۱۷۲۶ - ۶ - تاج العروس جلد دہم آخری صفحہ

۷ - تذکرہ علمائے ہند - رحمان علی - ۸ - المعجم العربی - ڈاکٹر حسین نصار - ۹ -

---

اشتہار نیلام

مندرجہ ذیل مقامات پر سامنے دی ہوئی تاریخوں کو شیشم، غز وغیرہ کی عمارتی لکڑی سوختنی کثیر تعداد میں لاٹوں کی شکل میں نیلام کی جائے گی۔ خواہشمند حضرات موقع پہ آکر بولی دے سکتے ہیں۔ مزید معلومات زیر دستخطی سے کسی بھی دن اوقات کار معلوم کر سکتے ہیں۔

نمبر شمار	نام ڈپو	تاریخ نیلام
۱	جہانگیرہ	۹-۸۰ بوقت ۸ بجے صبح
۲	خیر آباد	۱۰-۸۰ " " "
۳	ناگمان	۱۲-۸۰ " " "

نوٹ: دیگر شرائط موقع پہ پڑھ کر سنائی جائیں گی۔

المشتہر

امان اللہ خان ڈویژنل فارسٹ آفیسر پشاور فارسٹ ڈویژن نوشہرہ

INF (P) 1651